بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا یاں رہے

پھر کہے نجدی کہ ہوں امت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆☆☆☆☆☆☆☆

ان چند ورقوں میں ایک حنفی اور وہابی کا مکالمہ ہے۔ جس میں

وہابیت کی تصویر عریانی

دکھائی گئی ہے۔

اور بتایا گیا ہے کہ وہابیوں کو اپنے مذہب میں یہ یہ مزے اور عیش ہیں جنکی وجہ سے یہ اپنے مذہب کو ترک کرنا نہیں چاہتے اور جن کی وجہ سے بعض جاہل مسلمان وہابیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

مؤلفہ: حضرت مولانا ابو النور محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

ایک روز کا ذکر ہے کہ ہم نے کسی شہر میں دو آدمی آپس میں مذہبی باتیں کرتے ہوئے دیکھے۔ چونکہ ہمیں بھی مذہبی باتوں کے ساتھ دلچسپی ہے۔ اس لیے ہم سننے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ایک ان میں سے حنفی مقلد تھا۔ جس کا نام ''محمد حنیف'' ہے۔ دوسرا وہابی غیر مقلد جس کا نام ''عبدالوہاب'' ہے۔

محمد حنیف:۔ کیوں عبدالوہاب! تم جو ہر روز مجھے اپنے مذہب کی طرف بلایا کرتے ہو۔ اور اس امر کی ترغیب دیا کرتے ہو کہ میں تقلید سے منہ موڑ امام صاحب کو چھوڑ فرقہ وہابیہ میں چلا آؤں۔ فرمایئے تو! وہابیت میں وہ کون سے ایسے فوائد موجود ہیں جو حنفی مذہب میں مفقود ہیں۔ میں خدا کے فضل سے حنفی ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں۔ روزہ رکھتا ہوں۔ زکوٰۃ دیتا ہوں۔ فریضہ حج ادا کرلیا ہے۔ اب بتوفیق الٰہی نفلی حج بھی کرنے کا ارادہ ہے اللہ اور اس کے ملائکہ و رسل اور اس کی کتابوں پر میرا ایمان ہے اور اس امر کا مصدق ہوں کہ مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم سید الرسل ہیں اور آپ کی بعثت پئے دو جہان ہے۔ آپ کی تشریف آوری سے اکمال دین ہوا اور حضور کا وجود باوجود خاتم النبیین ہوا۔ آپ کے بعد کسی نبی و رسول کا پیدا ہونا محال ہے اور آپ کے بعد مدعی ہونے والا کافر و دجال ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی میرے دل میں عزت و محبت ہے۔ ان سے بغض رکھنے والوں سے مجھے نفرت و عداوت ہے۔ مانتا ہوں کہ بعد الرسل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ جانتا ہوں کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین اور خلیفہ اول ہیں۔ آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ افضل و ذیشان ہیں۔ ان کے بعد فضیلت و برتری کے مالک حضرت عثمان ہیں۔ ان کے بعد فضیلت حضرت علی کرم

اللہ وجہہ کے سر پر ہے۔ اصحاب ثلٰثہ کے بعد پھر آپ ہی کا مرتبہ ہے۔ تو فرمائیے کہ ایک پکے سچے مومن و مسلمان میں جن اعتقادات اعمال کا ہونا ضروری ہے۔ وہ حنفی مذہب کی تعلیم ہے ہی۔ پھر وہ کون سے ایسے فوائد ہیں۔ جن پر فرقہ وہابیہ کو ناز ہے۔ اور جن پر یہ فرقہ دوسروں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور اپنے مذہب کی مدح سرائی میں رطب اللسان نظر آتا ہے۔ عبدالوہاب! آج میں تم سے یہی دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی سے اپنے مذہب کے فوائد سناؤ۔ اور مجھے سمجھاؤ کہ تمہارے مذہب میں کیا خوبی ہے۔

عبدالوہاب:۔ ارے یار اچھی کہی! آج تک تمہیں ہمارے مذہب کے فوائد ہی نامعلوم ہیں۔ میرے خیال میں اسی لاعلمی کی وجہ سے احناف ہمارا مذہب اختیار کر لینے سے مجبور ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آج تمہیں ہمارے مذہب کی خوبیاں اور اس کے فوائد دریافت کرنے کا شوق تو ہوا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ تم اقرار کرو گے کہ جو خوبیاں ہمارے مذہب میں ہیں۔ وہ مذہب حنفی میں ہرگز نہیں۔ اچھا لو سنو! یہ تو ہے ہی کہ حنفی اپنے آپ کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب بتاتے ہیں۔ اور ہم لوگ اپنے آپ کو محمدی کہلاتے ہیں۔ حنفی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ اگر انہیں مانتے تو بجائے حنفی کے محمدی کہلاتے۔ یونہی حنفی امام صاحب کا ہی فرمان تسلیم کرتے ہیں۔ حدیث سے ان کا واسطہ نہیں۔ ہم لوگ محمدی ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا ایمان ہے۔ ان کی احادیث پر ہم میں سے ہر ایک قربان ہے۔ ہم نہ حنفی نہ شافعی ...... نہ حنبلی نہ مالکی بلکہ ہم ....

محمد حنیف:۔ قطع کلام معاف! مہربانم اپنے مذہب کے فوائد بیان فرمائیے۔ ادھر ادھر مت جائیے۔ حنفی کہلانا اس امر کو مستلزم نہیں کہ ہم محمدی نہیں۔ مثلاً ایک شخص ......

عبدالوہاب:۔ یہ مثلاً وثلاً کیسی ہونے لگی۔ تمہیں اگر کچھ دریافت کرنا ہو تو کرو۔ تم تو لگے مناظرہ کرنے، میں مناظرہ وناظرہ نہیں جانتا۔ اگر خاموش رہ کر سنو! تو بیان کروں۔ ورنہ سلام علیکم!

محمد حنیف:۔ ارے یار! چلے کہاں! ڈرو مت۔ میں مناظرہ نہیں کرتا۔ میں تو صرف یہ کہنے کو تھا کہ حنفی کہلانا اس امر کو مستلزم نہیں کہ ہم محمدی نہیں مثلاً زید کہتا ہے۔ انا کاتب میں کاتب ہوں۔ زید کے اس قول سے یہ لازم نہیں آتا کہ زید عالم نہیں ہو سکتا ہے کہ زید کاتب بھی ہو۔ عالم بھی۔ پھر زید کے اس قول سے کہ انا کاتب یہ کہہ دینا کہ زید عالم نہیں، سخت حماقت ہے۔ جناب والا! جو اپنے آپ کو محمدی فرماتے ہیں۔ تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے منکر ہوئے۔ اس لیے کہ اگر آپ اللہ کے ماننے والوں میں سے ہوتے تو بجائے محمدی کے آپ اپنا نام اللٰھی رکھتے۔ یونہی آپ قرآن پاک کے بھی منکر ٹھہرے۔ اس لیے کہ اگر آپ کا قرآن پاک پر ایمان ہوتا تو بجائے اہل حدیث کہلانے کے اہل قرآن کہلاتے۔ اور اگر آپ حضرات محمدی کہلا کر بھی اللہ والوں میں سے ہو سکتے ہیں۔ اہل حدیث کہلا کر بھی قرآن کے ماننے والوں میں سے ہو سکتے ہیں۔ تو ہم حنفی کہلا کر محمدی کیوں نہیں ہو سکتے کیوں جناب میں تو صرف اتنی ہی عرض کرنے کو تھا مگر تم تو لگے بگڑنے۔ کہ میں مناظرہ وناظرہ کرنا نہیں جانتا اور سلام علیکم کہہ کر چلنے کو بھی تیار ہو گئے۔

عبدالوہاب:۔ بھائی حنیف! اتنی فرصت نہیں کہ تمہیں اعتراضات کا بھی موقعہ دوں اور پھر ان کا جواب دوں۔ اگر ہمارے مذہب کے کچھ فوائد سننا چاہتے ہو تو غور سے سنو۔ اگر کوئی اعتراض ہو تو آج اسے دل میں ہی رہنے دینا۔ کل رفع شکوک کر دوں گا اس وقت جو تم نے ہم پر بہتان باندھے ہیں کہ ہم خدا کے منکر ہیں۔ قرآن پر ہمارا ایمان نہیں۔ نہایت افسوس ہے ہم نے کب کہا ہے کہ ہم خدا کے منکر

ہیں اور قرآن پر ہمارا ایمان نہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر تم اس بہتان عظیم کو واپس لے لو۔

محمد حنیف:۔ہم نے کب کہا تھا کہ ہم (معاذ اللہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔اور حدیث سے ہمیں واسطہ نہیں۔ جو آپ نے ابتداء فرمایا کہ حنفی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور حدیث سے ان کا واسطہ نہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔اگر پہلے آپ اس بہتان عظیم کی معافی طلب کر لیں۔

عبدالوہاب:۔سلام علیکم!

محمد حنیف:۔کدھر؟

عبدالوہاب: گھر!

محمد حنیف:۔کیوں؟

عبدالوہاب:۔اس لیے کہ تم طالب حق نظر نہیں آتے کہا تو یہ کہ مجھے اپنے مذہب کے فوائد سناؤ۔ جو میں سنانے لگا تو لگے میری ہر بات پر جرح وقدح کرنے۔ بھائی اگر طلب حق مقصود ہے۔تو خاموش رہ کر ہمارے مذہب کے فوائد سنو!

حنیف:۔اچھا کہو۔اب نہ بولوں گا۔چپکے سنوں گا۔

عبدالوہاب:۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہم ہی ہیں۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ہم محمدی ہیں۔ہم اہل حدیث ہیں۔حدیث پر ہمارا ایمان ہے۔چونکہ حدیث میں آتا ہے۔الدین یسر دین آسان ہے بنابریں ہمارے مذہب میں بہت سی سہولتیں اور آسانیاں ہیں۔ جو مذہب حنفی میں ہرگز ہرگز نہیں اچھا حنیف بتاؤ۔تمہارے گھر اگر کنوئیں میں کوئی پیشاب کر دے یا چوہا یا مرغی گر کر مر جائے۔یا اتفاقاً کنوئیں میں کتا گرے اور مر جائے تو تم کیا کرتے ہو؟

حنیف:۔ہم اس کا پانی استعمال کرنا چھوڑ دیتے ہیں تاوقتیکہ اس کا سارا پانی یا جتنا ہمارے مولوی صاحب حکم دیں نہ نکالا جائے اس پانی سے وضو اور غسل ترک کر دیتے ہیں۔نہ پیتے ہیں۔نہ کسی اور طرح استعمال کرتے ہیں۔

عبدالوہاب:۔تو بھائی حنیف! پھر یہ کتنی تکلیف ہے۔اگر کسی وقت کوئی ایسا مزدور نہ ملے جو پانی نکال دے تو خود تکلیف کرنی پڑے۔اگر مزدور مل جائے۔تو اسے روپے دینے پڑیں۔ہر حالت میں نقصان۔آؤ ہمارے مذہب کی خوبی ملاحظہ کرو۔کہ کنوئیں میں اگر بچہ پیشاب کر دے یا کسی کا پاخانہ گر جائے۔چوہا گر کر مر جائے۔چوہا تو کیا کتا بھی گرے اور مر جائے تو جب تک پانی کا رنگ، بو، مزا نہ بدلے۔ہمارا مذہب اس پانی کو پلید[۱] نہیں کہتا ہمارا مذہب بخوشی اجازت دیتا ہے کہ ہم اس کنوئیں کا پانی پیئں۔وضو کریں۔غسل کریں۔کھانا پکائیں چاہے جو کچھ کریں۔سب جائز ہے۔کہو حنیف! کیا اس عظیم الشان خوبی اور فائدہ کو تم مذہب حنفی میں پاتے ہو۔بخدا ہرگز ہرگز یہ خوبی تمہارے مذہب میں نہیں اس خوبی اور فائدہ کا فخر ہمارے مذہب کو حاصل ہے۔بولو حنیف! کیا یہ فائدہ تمہارے مذہب میں ہے؟

حنیف:۔خود تم کہہ چکے ہو کہ میرے مذہب کے فوائد خاموش ہو کر سنو۔پھر اب یہ بولنے کی درخواست کیسی؟

عبدالوہاب:۔لاحول ولا قوۃ! کیا تمہیں بالکل گونگا ہی بن جانے کو کہا تھا۔بندۂ خدا اتنا تو کہو کہ تمہارے مذہب میں یہ فائدہ ہے؟

حنیف:۔واقعی یہ فائدہ ہمارے مذہب میں نہیں یہ فائدہ شایان شان وہابیت ہی ہے۔فی الواقعہ وہابیوں کو یہ بہت بڑی سہولت میسر ہے کہ نہ ہاتھ پیر ہلیں۔نہ کسی

[۱] دیکھو عرف الجاوی ص ۹ روضۃ الندیہ ص ۴ بدور الاہلہ۔ص ۲۰۔ و بنیان مرصوص ص ۶ اہل حدیث ۲۷ فروری ۱۹۲۵ء نزل الابرار ص ۲۹ جلد (۱)

مزدور کو کچھ دینا پڑے۔ بن کسی محنت ومشقت کے وہ پانی پاک ہے۔ اور عبدالوہاب شاید تم بیان کرنا بھول گئے کہ آپ کے مذہب میں یہ بھی اجازت ہوگی کہ وہ مرا ہوا چوپایا کتا جو کچھ کنوئیں میں گر گیا ہے۔ بے شک کنوئیں کے اندر ہی رہے آپ کے مذہب نے اسے نکالنے کی بھی آپ لوگوں کو تکلیف نہ دی ہوگی۔

عبدالوہاب:۔ کیسی باتیں کرتے ہو؟ کیا وہ کتاب یا چوہا۔ مردار کنوئیں کے اندر ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ بندۂ خدا اسے تو نکالا ہی جائے گا۔

حنیف:۔ تو عبدالوہاب! پھر یہ کتنی تکلیف ہوئی اگر کسی وقت کوئی ایسا مزدور نہ ملے۔ جو مردار کتا نکال دے تو خود جناب کو مبارک ہاتھوں سے، مردار کھینچنا پڑے۔ اگر مزدور مل جائے تو روپے ڈھیلے کرنے پڑیں۔ ہر حالت میں نقصان۔ میرے خیال میں جناب بھول رہے ہیں۔ آپ کے مذہب میں اس کی بھی اجازت ہوگی کہ مردار بے شک کنوئیں میں پڑا رہے۔ اس کے نکالنے کی بھی آپ کو ہرگز تکلیف نہیں دی گئی ہوگی۔

عبدالوہاب:۔ یار حنیف! بات تو تمہاری معقول ہے۔ مگر میں عالم تو ہوں نہیں۔ شائد ہمارا مذہب اس کی بھی اجازت دیتا ہو۔ انشاء اللہ! میں اس امر کو اپنے کسی عالم سے دریافت کر کے کل تمہیں بتاؤں گا۔ یقین ہے کہ ہمارے مولوی صاحب یہی فرمائیں گے جو تمہارا خیال ہے۔ واقعی ہمارے مذہب میں اس امر کی بھی اجازت ہونی چاہیے کہ کنوئیں سے مردار نکالنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ جیسے پانی نکالنے میں تکلیف ہے۔ یونہی مردار کھینچنے میں بھی ہے بلکہ اس میں تو کراہت طبعی بھی ہے۔

حنیف:۔ اچھا کوئی اور ایسا فائدہ بیان کرو جو تمہارے مذہب میں موجود اور ہمارے مذہب میں مفقود ہے۔

عبدالوہاب:۔ ہاں اور سنو! بتاؤ اگر تم نے وضو کر لیا ہو۔ پھر تمہاری نکسیر جاری ہو جائے یا خون نکل آئے۔ یا قے آ جائے تو تم کیا کرتے ہو؟

حنیف:۔ بھئی ہمیں تو پھر سے وضو کرنا پڑتا ہے۔ ان چیزوں سے ہمارا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عبدالوہاب:۔ تمہارے مذہب میں تو وضو ٹوٹ گیا۔ مگر ہمارے مذہب کی تعلیم ماشاء اللہ ایسی پختہ ہے کہ یہ خون ونکسیر اور قے کیا شے ہیں۔ جو ہمارے وضو کو توڑ سکیں۔ ایام سردی میں اگر تم نے مرتے مرتے سرد پانی سے وضو کیا ہو تو پھر ذرا سا خون بہا۔ یا تمہاری نکسیر جاری ہوئی تو تمہارا وضو ٹوٹا۔ تمہیں اتنی شدت کی سردی میں پھر سے سرد پانی سے وضو کرنا پڑا۔ ہمارے مذہب میں عظیم الشان فائدہ دیکھو کہ اگر وضو کر لینے کے بعد آدمی لہولہان بھی ہو جائے قے چاہے جتنی آ جائے۔ نکسیر چاہے جتنی بہہ جائے۔ وضو ہرگز نہیں ٹوٹتا۔ مزے سے بیٹھے رہو۔ دوبارہ سردی میں باہر نکلنے کی ضرورت نہیں اس وضو سے نماز پڑھ لو۔ کہو ہمارے مذہب میں یہ کتنا زبردست فائدہ ہے۔

حنیف:۔ بے شک تمہیں تو یار بڑے مزے ہیں۔ ذرا اتنا اور بتا دیجئے کہ کیا تمہارا مذہب اس فائدہ کو بھی متضمن ہے۔ کہ اگر کسی کمزور اور بڈھے کا۔ کھانسنے سے یا کسی اور وجہ سے قطرہ پیشاب کا نکل آئے۔ تو اسے بھی اجازت ہے کہ اسی وضو سے نماز پڑھ لے۔ سردی میں بیچارے بڈھے مریض کو دوبارہ وضو کرنے کی تکلیف نہ دی جائے۔

عبدالوہاب:۔ نہیں نہیں اسے تو ضرور وضو کرنا ہوگا۔

حنیف:۔ ارے یار فائدہ تو اس بڈھے کے حق میں چاہیے تھا۔ یہ کیسی بے انصافی ہے کہ ایک نوجوان پہلوان خون میں لہولہان ہو جائے۔ تو اس کا وضو نہ ٹوٹے

وہ بیٹھا رہے۔اسی وضو سے نماز پڑھ لے۔تا کہ اسے شدت سردی میں دوبارہ وضو کرنے سے تکلیف نہ ہو اور ایک بیچارے کمزور بڑھے مریض کا ذرا سا ایک قطرہ پیشاب نکل آئے تو اس کا وضو نہ رہے وہ بیچارہ بڑھا اگر برف بھی پڑ رہی ہو۔تو پہلے وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

عبدالوہاب:۔ لگے پھر تم جرح و اعتراض کرنے کم از کم اتنا تو مانو کہ ہمارے مذہب میں خون یا نکسیر نکلنے یا قے آ جانے سے ہرگز وضو نہیں ٹوٹتا۔مگر تمہارے مذہب میں ٹوٹ جاتا ہے۔کیا یہ فائدہ کم ہے؟

حنیف:۔ میں مانتا ہوں کہ وہابیت تم لوگوں پر دل و جان سے فدا ہے کہ اسے تمہاری ذرا سی تکلیف بھی منظور نہیں۔

عبدالوہاب: لو ایک اور فائدہ سنو!

حنیف:۔ میرے خیال میں صلوٰۃ مغرب کا وقت ہے۔باقی ماندہ فوائد کل بیان فرمائیے گا۔کل یہاں ہی تشریف لے آئیے گا۔میں آپ کا منتظر رہوں گا۔

عبدالوہاب:۔ بہت بہتر کل میں ضرور آپ کو یہیں ملوں گا۔

حنیف:۔ ہاں عبدالوہاب: کنوئیں کا مسئلہ بھی اپنے مولوی صاحب سے دریافت کر آنا کہ کنوئیں میں گرے ہوئے مردار چوہے یا کتے کو نکالا جائے گا یا پانی کی طرح اس کے نکالنے کی بھی حاجت نہیں۔

دوسرا باب

محمد حنیف نماز پڑھنے کو مسجد چلے گئے اور عبدالوہاب کھانا تناول فرما کر سیدھے اپنے مولوی صاحب کی طرف چلے۔مولوی صاحب ایک خوبصورت بیٹھک میں مسند لگا کر جلوہ گر ہیں معتقدین حضرات بھی بیشتر ہیں۔مولوی صاحب اپنی جماعت میں بڑے عالم تسلیم کئے گئے ہیں۔آپ کو اپنی جماعت سے بڑے بڑے القاب دیئے گئے ہیں۔مولوی صاحب کا بیشتر حصہ شرک و بدعت تقسیم فرمانے میں گزرا۔اور اپنی جماعت کو بھی شرک و بدعت تقسیم کرنے کی تعلیم فرمانے میں گزرا۔اس وقت بھی آپ جماعت احناف کو کوس رہے ہیں۔اور پاس بیٹھے ہوئے وہابیوں کو سنا رہے ہیں کہ دیکھو حضرت کا میلاد پڑھنا۔اور آپ کو یارسول اللہ کہہ کر یاد کرنا۔آپ کی نعت پڑھنا، آپ پر درود بھیجنا، سب بدعت اور شرک ہے۔نذر و نیاز، تیجا۔چہلم، اسقاط، استمداد وغیرہا سب ناجائز اور بدعت ہیں۔بھلا جو چیز حضرت کے زمانہ میں موجود نہ تھی۔وہ بدعت نہ ہوگی۔تو اور کیا ہوگا؟

سعید:۔ (ایک منصف مزاج وہابی) حضور کیا آپ حضرت کے زمانہ میں موجود تھے؟

مولوی صاحب:۔ عقل تو نہیں ماری گئی۔حضرت کے زمانہ کو چودہ سو برس گزر گئے۔اور میں اب کہیں پیدا ہوا۔کیا تم مجھے دقیانوسی خیال کرتے ہو۔

سعید:۔ تو پھر آپ خود سرتا پا بدعت ہوئے۔اس لیے کہ آپ حضرت کے زمانہ میں موجود نہ تھے۔

مولوی صاحب:۔ (ذرا غصے سے) بے وقوف! میرا مطلب تو یہ ہے کہ جو دین میں ایسی چیز نکالی جائے جو حضرت کے زمانہ میں نہ تھی۔وہ بدعت ہے۔

سعید:۔ تو حضور کیا آپ دین میں نہیں؟

مولوی صاحب: (آپے سے باہر ہوکر) اور بے ہودہ گستاخ تو مجھے کیا سمجھتا ہے۔نکل جا میری مجلس سے جاہل کہیں کا۔میرا مقابلہ کرتا ہے۔جا جا کر کسی اپنے جیسے سے بات کر!

سعید:۔حضور! آپ بھی تو میرے جیسے بشر ہیں۔

مولوی صاحب:۔ارے نکل کہ پٹ کے جائے گا۔

حاضرین:۔ بے ادب کہیں کے۔مولوی صاحب کی شان میں گستاخی بھی کی اور اب جاتا بھی نہیں۔خیریت چاہتے ہوتو چلے جاؤ (سعید چلا گیا)

(پانچ منٹ کے بعد) السلام علیکم!

مولوی صاحب:۔ وعلیکم السلام! آؤ عبدالوہاب! بڑی مدت کے بعد آئے۔آخر اتنی دیر کہاں رہے؟

عبدالوہاب:۔حضور دنیاوی کام کاج سے فرصت نہیں ملتی ورنہ دل تو چاہتا ہے کہ ہرروز حاضر ہوا کروں۔آج ایک مسئلہ پوچھنے کو آیا ہوں۔اجازت ہوتو بیان کروں۔

مولوی صاحب:۔ہاں ہاں بڑے شوق سے!

عبدالوہاب:۔حضور اگر کنوئیں میں کتا یا چوہا گر کر مر جائے تو یہ تو مجھے یاد ہے کہ ہمارے مذہب میں پانی نکالنے کی حاجت نہیں۔مگر یہ یاد نہیں کہ آیا اس امر کی بھی اجازت ہے یا نہیں کہ وہ مرا ہوا چوہا یا کتا بھی نکالنے کی حاجت نہیں۔میں اپنے ایک دوست کو مذہب اہل حدیث کے فوائد سنا رہا ہوں۔وہ بڑی دلچسپی سے سنتا ہے امید ہے کہ وہ ضرور متاثر ہوکر اہل حدیث ہو جائے گا۔

مولوی صاحب: کنوئیں سے وہ مرا ہوا چوہا یا کتا نکالنے کی بھی حاجت نہیں۔حدیث شریف میں آتا ہے کہ بیر بضاعہ (۱مدینہ شریف کا ایک مشہور کنواں

ہے۔۱۲البشیر) کے متعلق صحابہ نے حضرت سے سوال کیا کہ کیا ہم اس کے پانی سے وضو کریں اور بیر بضاعہ ایک ایسا کنواں ہے کہ۔ یلقی فیہ الحیض ولحوم الکلاب والنتن۔اس میں حیض کے کپڑے اور کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔حضور نے فرمایا۔ان الماء طهور لا ینجسه شی۔پانی پاک ہے اسے کوئی شے پلید نہیں کرتی۔پس جب کہ اس کنوئیں میں کتوں کے گوشت حیض کے کپڑے ڈالے جاتے تھے اور حدیث میں یہ نہیں آتا کہ وہ نکالے بھی جاتے تھے۔مگر پھر بھی حضرت نے فرمایا کہ پانی پاک ہے۔تو آج اگر ہمارے کنوئیں میں کتا چوہا گر کر مر جائے تو بے شک کنوئیں کے اندر ہی رہے۔اسے نکالنے کی ضرورت نہیں۔

عبدالوہاب:۔حضور! حنفی اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ان الماء طهور میں حضرت کا یہ حکم خاص بیر بضاعہ کے لیے ہے ہر کنوئیں کے لیے نہیں۔کیونکہ بیر بضاعہ کا پانی جاری رہتا تھا۔اس سے ایک باغ کو پانی پہنچتا تھا۔

مولوی صاحب:۔وہ کہتے ہیں تو کہیں تم کو جو میں کہتا ہوں۔وہ مانو

عبدالوہاب:۔حضور اپنے دعوے کے دلائل بھی تو مجھے اچھی طرح سمجھا دیجئے

مولوی صاحب:۔دلائل کو کیا چاٹو گے۔دلائل نہیں تو نہ سہی مسئلہ تو یاد ہو گیا۔

عبدالوہاب:۔گستاخی معاف! بن دلیل کے اگر جناب کا بیان کردہ مسئلہ مان لوں تو پھر تو جناب کی تقلید ہوگئی۔

مولوی صاحب:۔میری تقلید ہوگئی تو کیا برا ہوگیا۔میں کوئی یہودی یا عیسائی تو نہیں کہ شریعت محمدی کا مسئلہ تمہیں غلط بتاؤں گا۔

عبدالوہاب:۔مگر تقلید تو بدعت ہے۔

مولوی صاحب:۔تقلید بدعت ہے تو امام ابو حنیفہ کی نہ کہ اپنے مولویوں کی بھی؟

عبدالوہاب:۔تو پھر ہم میں اور احناف میں کیا فرق ہوا؟

مولوی صاحب:۔فرق ظاہر ہے کہ وہ ایک کے مقلد ہیں۔ہم ایک کے نہیں۔

عبدالوہاب:۔کیا فرمایا۔ذرا وضاحت سے فرمایئے گا۔

مولوی صاحب:۔یعنی حنفی تو ہر مسئلہ اجتہادیات کا امام صاحب ہی سے پوچھتے ہیں ہم اپنے ہر مولوی کا اجتہاد لے لیتے ہیں۔

عبدالوہاب:۔خوب! اچھا اب اجازت چاہتا ہوں۔السلام علیکم!

مولوی صاحب: وعلیکم السلام!

تیسرا باب

(دوسرے دن)

محمد حنیف:۔عبدالوہاب کے انتظار میں ہی تھے کہ عبدالوہاب آ گئے۔

عبدالوہاب:۔السلام علیکم!

محمد حنیف:۔وعلیکم السلام! کہئے مزاج تو اچھا ہے؟

عبدالوہاب:۔الحمدللہ!

محمد حنیف:۔فرمایئے کنوئیں کا مسئلہ پوچھا!

عبدالوہاب:۔ہاں پوچھا۔

محمد حنیف:۔پھر کیا جواب ملا؟

عبدالوہاب:۔وہی جو تمہارا خیال تھا۔

محمد حنیف:۔یعنی کنوئیں سے مردار نکالنے کی حاجت نہیں۔

عبدالوہاب:۔ہاں ہاں درست! ہمارا مذہب اس فائدہ کو بھی متضمن ہے کہ کنوئیں سے مرا ہوا کتا نکالنے کی بھی ہمیں تکلیف نہیں دی گئی۔میرا خود یہ خیال تھا کہ ہمارا مذہب ضرور یہی کہتا ہو گا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔کہو حنیف! دیکھا ہمارے مذہب میں کتنی سہولت ہے۔

حنیف:۔بھئی بڑی سہولت ہے میرے خیال میں اسی طرح نماز، روزہ، حج، زکوۃ سب میں بڑی بڑی سہولتیں ہوں گی۔

عبدالوہاب:۔دوست تم سنتے چلے جاؤ۔واللہ ہمارا مذہب ایک قابل قدر مذہب ہے۔دیکھیں تم بھی کچھ قدر کرتے ہو یا نہیں۔اچھا حنیف! بتاؤ تم ماہ رمضان میں تراویح کتنی رکعت پڑھتے ہو؟

حنیف :۔بیس رکعت پڑھا کرتے ہیں۔ اور اس میں ختم قرآن بھی کراتے ہیں۔

عبدالوہاب :۔ ارے یار! اب بھی اگر ہمارے مذہب کی قدر نہ کرو تو تمہاری مرضی! بخدا اول تو بیس رکعت ہی ایک مصیبت ہے دوئم تم ان میں ختم قرآن بھی کراتے ہو۔مصیبت پر مصیبت۔ بھائی حنیف! تم ہی سوچو کہ تمہاری نصف شب تو تراویح ہی میں ختم ہو جاتی ہوگی۔ پھر ادھر سحری کو بھی اٹھنا ہوتا ہے گویا ساری شب بیداری میں گزری تو یہ کتنی سخت تکلیف ہے۔آؤ ہمارے مذہب کی تعلیم پر غور کرو اور دیکھو کہ یہ مذہب کتنا سہل ہے اور کتنے فائدے کو متضمن ہے۔ ہمارے مذہب میں ماہ رمضان میں اتنی زحمت نہیں اٹھانی پڑتی کہ نصف شب تک جاگتے رہیں تا کہ بیس رکعت پڑھ سکیں۔ ہمارا مذہب ہمیں تراویح کی صرف آٹھ رکعت بتاتا ہے۔حنیف! خدارا انصاف کرو کہ ایک دم بارہ رکعت کی رعایت۔ یہ رعائت تمہارے مذہب میں کہاں؟ اور پھر اتنی ہی رعائت نہیں۔ بلکہ یہ آٹھ رکعت بھی کوئی ضروری نہیں۔ دو رکعت بھی پڑھ لو تو تراویح بلکہ تہجد ادا ہو جائے گی۔ کہو حنیف! کتنا زبردست فائدہ ہے۔

حنیف :۔ یار عبدالوہاب! تمہارا خدا تو واقعی تم پر بڑا مہربان ہے ہمارا خدا تو ہمارے پیغمبر کو یہ فرماتا ہے۔یا یھا المزمل قم الیل الا قلیلاً کہ راتوں کو جاگا کرو اور اللہ کی عبادت کیا کرو چنانچہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام راتوں میں جاگتے۔اور ساری ساری شب اپنے مولا کی یاد میں گزار دیتے مگر تمہارا خدا ہے کہ اسے تھوڑا سا جاگنا بھی منظور نہیں۔

عبدالوہاب: یہ تمہارا خدا اور ہمارا خدا کیا کہتے ہو کیا ہمارا خدا کوئی اور ہے؟

حنیف :۔ میں نے دل میں سوچا کہ خداوند کریم تو اپنے رسول کو بھی رات کو جاگنے کا حکم فرماتا ہے اور اپنے بندوں کے حق میں ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون سناتا ہے کہ ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا احادیث میں بھی عبادت الٰہی کی ترغیب ہے خصوصاً ماہ رمضان کی راتوں میں تو جاگنا اور اللہ کی عبادت میں مشغول رہنا بہت ہی کار ثواب ہے تو مجھے شبہ ہوا کہ آپ کے مذہب کو آپ حضرات کی تھوڑی سی شب بیداری بھی منظور نہیں تو شائد آپ لوگوں کا کوئی اور خدا ہو؟

عبدالوہاب: بھائی حنیف! اس قسم کے شبہات مناسب نہیں۔

حنیف : عبدالوہاب! یہ تو سالانہ فائدہ ہوا کہ سال کے بعد نماز تراویح سے بارہ رکعت معاف ہیں۔کیا تمہارے مذہب میں ہفتہ وار فائدہ یعنی جمعہ کی نماز میں بھی کوئی فائدہ ہے؟

عبدالوہاب :۔ کیوں نہیں! تم تو ہفتہ وار کہہ رہے ہو۔ ہمارے ہاں روزانہ فائدے موجود ہیں۔اچھا بتاؤ۔تم جمعہ کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھتے ہو؟

حنیف :۔ پہلے چار رکعت سنت جمعہ پھر دو رکعت فرض جمعہ پھر چار سنت بعد جمعہ پھر چار فرض آخر ظہر پھر دو رکعت سنت اور دو رکعت نفل۔

عبدالوہاب :۔تو کل اٹھارہ رکعت ہوئیں۔ ہمارے مذہب میں جمعہ سے قبل کوئی نماز سنت ہی (نمبر۱ عرف الجادی ص۴۴) نہیں اور نہ نماز جمعہ کے بعد کوئی فرض ورض ہیں بس دو رکعت نماز فرض جمعہ اور اس کے بعد دو رکعت سنت اللہ اللہ خیر سلا۔ چار رکعت پڑھ کر چھٹی ہوئی گویا ہمارے مذہب میں چودہ رکعت کی رعائت ہوئی۔

حنیف :۔اچھا کوئی روزنہ فائدہ بیان فرمائیے!

عبدالوہاب: لوسنو! بتاؤ کہ تم ہر روز عشاء کی نماز کتنی رکعت پڑھتے ہو؟

حنیف: ۔ چار فرض دو سنت دو نفل تین وتر پھر دو نفل۔

عبدالوہاب: کل تیرہ رکعت ہوئیں۔ ہمارے مذہب میں چار فرض اور دو سنت اور ایک وتر ہے۔ کل سات رکعت ہوئیں چھ رکعت کی رعائت پائی گئی اور سنو تمہارے مذہب میں دوگانہ پڑھنے کے لیے کس قدر سفر کی حد متعین ہے۔

حنیف: ۔ ہمارے علماء ۳۶ کوس بتاتے ہیں اس سے کم نہیں

عبدالوہاب: ۔ ہم تین میل (نمبر ۱ دیکھو اہل حدیث ۱۹ دسمبر ۱۹۱۹ء) بھی جائیں تو ہمارا مذہب ہمیں دوگانہ پڑھنے کو کہتا ہے بلکہ ایک میل سے کچھ زیادہ ہو تو بھی۔ پھر اور سنو کہ تم نے اگر تین میل تک جانے کا ارادہ کیا ہو تو ۲ رکعت ظہر کے ساتھ ہی ۲ رکعت عصر کی پڑھ سکتے ہو اور یوں بھی کر سکتے ہو کہ ظہر کا وقت بغیر نماز پڑھنے کے گزار دو اور عصر کی ۲ رکعت کے ساتھ ساتھ ۲ رکعت ظہر پڑھ لو اور سنیئے کہ اگر آپ کی طبیعت کچھ علیل (نمبر ۲ دیکھو اہلحدیث ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء) ہو یا بارش ہو تو ۲ نمازیں جمع کر سکتے ہو بلکہ اگر طبیعت علیل نہ بھی ہو تو بھی بغیر کسی عذر کے ظہر کے وقت عصر یا عصر کے وقت ظہر یا مغرب کے وقت عشاء یا عشاء کے وقت مغرب جمع کر سکتے ہو۔ بھائی حنیف! میں اپنے مذہب کے کیا کیا فوائد بیان کروں۔ ہمارے مذہب میں بے شمار فوائد ہیں بخدا ان خوبیوں سے مذہب حنفی محروم ہے۔

حنیف: ۔ نماز میں تو آپ کے مذہب کی رعائت معلوم ہو گئی فرمائیے کچھ روزوں میں رعائت ہے۔

عبدالوہاب: ۔ جی ہاں! کیوں نہیں؟ تین میل تک سفر کا ارادہ ہو تو روزہ چھوڑ دو۔ سردیوں کا موسم آئے تو قضا کر لو۔

حنیف: ۔ بہت خوب! اچھا تو کچھ زکوٰۃ کے متعلق بھی ارشاد ہو!

عبدالوہاب: ۔ لو سنو! اور ہمارے مذہب کی قدر کرو۔ بتاؤ تمہارے مذہب میں زکوٰۃ کا کیا حکم ہے اور کس کس چیز پر زکوٰۃ ہے۔

حنیف: ۔ ہم زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ سونے چاندی کا زیور ہو یا نقدی یا مال تجارت بقدر نصاب ہو تو زکوٰۃ لازم سمجھتے ہیں۔

عبدالوہاب: ۔ اور ہمارے مذہب میں کتنا بھی زیور ہو بالکل زکوٰۃ نہیں! (بدور الاہلہ ص ۱۰۱) تمہارے پاس جتنا بھی روپیہ ہو اس کا سونے چاندی کا زیور تیار کرا لو سانپ بھی مر جائے لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ اگر تمہارے پاس ہزاروں روپیہ کا بھی مال تجارت ہو تو اس پر (بدور الاہلہ ص ۱۰۲) میں بھی زکوٰۃ نہیں غور کرو کس قدر فوائد ہیں۔

حنیف: ۔ بہت خوب! زکوٰۃ تو قریب قریب آپ کے مذہب میں معاف ہی ہوئی زیور بنا لیا یا مال تجارت خرید لیا تو زکوٰۃ سے بچ گئے ہاں تو یار عبدالوہاب! حج تو آپ کے مذہب میں بھی کرنا پڑتا ہو گا۔

عبدالوہاب: ۔ ڈرو مت! اس میں بھی خاص رعائت ہے صرف مکہ سے ہو آؤ مدینہ شریف بہ نیت زیارت روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانا ہمارے مذہب میں جائز نہیں تو اب حج کا خرچ بھی بہ نسبت حنفیوں کے آدھا ہو گیا۔

حنیف: بھئی کمال ہے فی الواقعہ وہابیت میں بڑے مزے ہیں الدین یسر پر آپ کے مذہب نے خوب عمل کر کے دکھایا مگر ایک مجھے کھٹکا سا ہے کہ ابتداء آپ نے فرمایا ہے کہ حدیث میں الدین یسر آتا ہے کہ دین آسان ہے۔ بنا بریں ہمارے مذہب میں بہت سی سہولتیں ہیں۔

سو میں مانتا ہوں کہ واقعی آپ کے مذہب نے نماز کو بھی چھانٹا۔ بارہ بارہ چودہ چودہ ایک دم معاف فرما دیں۔ زکوٰۃ میں بھی چھانٹی کی۔ حج وصوم میں بھی تخفیف

فرمائی ۔مگر ایک اور مذہب ہے جو اہل قرآن کہلاتا ہے میرے خیال میں اس مذہب میں آپ کے مذہب سے زیادہ سہولت اور آسانیاں ہیں ۔مثال کے طور پر سنئے کہ اس مذہب میں ماہ رمضان میں صرف تین روزے فرض ہیں پورے مہینہ کے نہیں ۔ نماز پانچ وقت کی فرض نہیں بلکہ صرف تین وقت کی نمازیں فرض ہیں تو فرمایئے کہ انھوں نے ایک دم ہی ۲۷ روزے اڑا دیئے اور ایک دن میں دو وقت کی نمازوں کو ہی اڑا دیا تو الدین یسر پر عمل تو انھوں نے کیا نہ کہ آپ نے ؟

عبدالوہاب: خدا کا شکر کیا تھا کہ تم خاموش رہ کر میری باتوں کو سن رہے ہو ۔مگر پھر تمہیں مناظرہ کی سوجھی ۔ بھئی سو بار کہا ہے کہ میں مناظرہ و ناظرہ نہیں جانتا ۔مگر تم ہو کہ میری ہر بات پر اعتراض کرنا چاہتے ہو ۔اگر تمہیں کچھ گھمنڈ ہے تو چلو ہمارے قبلہ کے پاس!

حنیف: قبلہ کون سا؟

عبدالوہاب: ارے ہمارے مولوی صاحب!

حنیف: تو کیا آپ اسی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے ہیں؟

عبدالوہاب: لاحول ولاقوۃ ۔میاں! مجازاً ایک بزرگ شخص کو قبلہ کہہ لیا جاتا ہے ۔

حنیف: اور ہم اگر کسی نبی و ولی کو مجازاً دستگیر یا معین و نافع وضار کہہ لیں تو آپ لوگ کیوں دھوکہ کھا جاتے ہیں اور جھٹ شرک وکفر کے فتوے لگا دیتے ہیں ۔

عبدالوہاب: بھئی تمہیں تو مناظرے کا شوق ہے اور مجھے مناظرہ و ناظرہ پسند نہیں ۔ تعجب ہے میری ہر بات تمہیں کھٹکتی ہے ۔میری ہر بات پر جرح شروع کر دیتے ہو ۔

چوتھا باب

حنیف: ۔اچھا بھئی ناراض نہ ہو اور اپنے مذہب کے فوائد بیان کرو ۔معافی چاہتا ہوں کہ آپ کو بیان کرتے کرتے روک لیا ۔اچھا کوئی اپنے مذہب کا اور فائدہ بیان کرو ۔

عبدالوہاب: سنیئے! تمہارے ہاں اگر کوئی شخص گم ہو جائے تو اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ نہیں کرتے ۔عورتیں بیچاری مصیبت میں مبتلا ہو جاتی ہیں ۔لیکن ہمارے ہاں یہ آسانی دیکھو کہ چار سال تو کیا حسب تصریح نواب صاحب بھوپالوی بجردا (دلیل الطالب ص ۴۷۱) حصول ضرر عورت کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے اور وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے ۔مزے سے نکاح کر لے ۔ چین اڑائے اگر پہلا خاوند آ جائے تو اب وہ اپنے آپ کو کنوارہ یا رانڈ سمجھے ۔اب وہ بیوی اس کی نہیں دوسرے کی ہو چکی ۔

حنیف: ۔ بھئی تمہارے مذہب کے اس فائدے نے اکثر حنفی شکار کیئے ہمارے علماء مفقود کی بیوی کو نکاح ثانی کا فتویٰ نہیں دیتے ۔وہ آپ کے علماء سے نکاح ثانی کی اجازت لے کر اس کا نکاح پڑھا دیتے ہیں پھر لوگوں کے اعتراض پر اپنے آپ کو وہابی ظاہر کرنے لگ جاتے ہیں ۔اچھا یہ بتاؤ کہ اگر ایک شخص باہر چلا جائے اور گھر خط لکھتا بھی رہے ۔لیکن گھر خود واپس نہ آئے نہ اس کی عورت اس کے پاس جا سکتی ہے ۔تو اس کے لیے بھی آپ کے پاس کوئی رہائی کی صورت ہے ۔

عبدالوہاب: ہمارے سردار شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ صاحب کا یہ فتویٰ ہے کہ ایسی عورت برادری میں فسخ نکاح کا اعلان کر کے دوسری جگہ نکاح پڑھا (دیکھو اہل حدیث ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء یکم فروری ۲۹ء) سکتی ہے بتاؤ حنیف! ہر قسم کی آسانی ہمارے مذہب میں ہے یا کہ نہیں ۔

حنیف :۔ واقعی تمہارے مذہب میں حد سے زیادہ آزادی ہے اچھا کچھ اور فرمائیے!

عبد الوہاب: دیکھو تمہارے ہاں جب کوئی اپنی بیوی کو تین طلاق دیتا ہے اور اسٹام لکھ کر مکمل کر دیتا ہے تو تمہارے علماء اسے طلاق مغلظہ سمجھ کر حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے یہاں اس قدر آسانی ہے کہ تین طلاق تو کیا ہزار طلاق بھی کوئی شخص ایک وقت میں دے دے تو اس کا کچھ نہیں بگڑتا۔ عورت بائن نہ ہوگی۔ اسی کی رہتی ہے نہ نکاح ٹوٹتا ہے۔ نہ حلالہ کی ضرورت ہے۔ فرمائیے کتنا عظیم الشان فائدہ ہے۔

حنیف :۔ بے شک تمہارے ہاں بڑے عیش ہیں اس مسئلہ کے ذریعہ بھی تمہارے مذہب نے اکثر لوگوں کو وہابی کیا۔ ہاں تو بھئی کوئی دنیا کمانے کا طریقہ بھی ہو۔ آخر انسان کو روپیہ پیسہ کی بھی ضرورت پڑتی ہے تو کیا وہابیت میں کوئی ایسی تعلیم ہے جس سے دولت کمائی جاسکے۔

عبد الوہاب :۔ کیوں نہیں! ہمارے سردار مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہل حدیث میں لکھا[1] (اہل حدیث ۲۸ نومبر ۲۴ء ۲۶ دسمبر ۲۴ء ۵ ستمبر ۲۴ء) دیا ہے کہ لڑکیوں کا پیسہ لینا درست ہے پس لڑکیوں کا پیسہ لے کر اس روپیہ کو بنک میں رکھو اس سے جو سود ملے۔ وہ بھی بوقت ضرورت مولوی ثناء اللہ[2] (دیکھو اہل حدیث ۲۸ دسمبر ۲۸ء) صاحب جائز فرماتے ہیں کہو اور کیا چاہتے ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فائدہ ہو۔ بخدا حنیف ہمارے مذہب میں چلے آؤ تو ہر طرح آسانی میں رہو گے۔ نماز میں، روزہ میں، حج و زکوٰۃ میں اور مسائل شرعیہ میں سہولت پاؤ گے اگر خدا نے کوئی لڑکی دی تو سمجھ لینا کہ ذریعہ معاش ہاتھ آیا۔ دولت ہاتھ آئے گی۔ پیارے حنیف! تم اہل حدیث ہو جاؤ تو دنیا میں رہنے کا مزہ ہے۔ ہمارے مذہب میں دولت آنے کا

ہی سلسلہ ہے۔ کچھ راہ خدا میں دینا دلانا ہمارے ہاں نہیں۔ وہابی ہو جاؤ گے تو شب قدر کو یا عیدین کو کسی مبارک دن میں اپنے مردوں کے لیے ایصال ثواب اور کچھ پکانا ہمارے ہاں بدعت ہے۔ خدانخواستہ تمہارا کوئی قریبی مر جائے تو اسقاط سے چھوٹ جاؤ گے۔ غلہ وغیرہ لے جانا۔ کلمہ شریف پڑھنا۔ کچھ کھانا پکانا سب موقوف ہو جائے گا۔ پھر تیجا یا چالیسواں جو اتنے خرچ سے بغرض ایصال ثواب کیا جاتا ہے تمہیں نہیں کرنا پڑے گا۔ الغرض سب کچھ معاف ہو جائے گا۔

حنیف : اور کیا قرآن شریف پڑھ کر یا پڑھوا کر بھی بخشا جائے گا یا یہ بھی معاف ہو جائے گا؟

عبد الوہاب :۔ نہیں میاں اس کا تو کوئی ثبوت ہی نہیں[1] (اہل حدیث ۶ جولائی ۲۸ء ۱۰ اگست ۲۸ء) پھر بخشنا بخشانا کیسا؟

حنیف :۔ اچھا یہ تو فرمائیے کہ اگر کسی کے ہاں شادی ہو تو وہ آپ کے مذہب سے کیا فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟

عبد الوہاب: تمہارے علماء گانے بجانے سے منع کرتے ہیں۔ ہمارے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہل حدیث میں شادیوں میں گانا بجانا جائز[2] (اخبار ۲۲ مارچ ۲۹ء ۳۱ مئی ۲۹ء) لکھا ہے۔ بلکہ مولوی وحید الزماں نے انگریزی باجا کی بھی اجازت فرمائی ہے تو فرمائیے کہ کتنا فائدہ ہوا۔ وہ خاموش شادی کس کام کی۔ جس میں نہ گانا ہو نہ بجانا اور ایک مزے کی بات سنو۔ شادی ہمارے ہاں جتنی عورتوں سے چاہو کر سکتے ہو۔ تمہارا مذہب ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمارا مذہب[3] (نزول الابرار ج ۲ ص ۳ عرف الجادی ص ۱۱۵) اجازت دیتا ہے چاہے کتنی عورتوں سے ایک ہی وقت میں نکاح کر لو۔ پھر اور فائدہ سنو کہ شادی میں یہ ضروری نہیں کہ براتیوں کے لیے ضرور گائے یا بکری کا ہی گوشت

ہو۔ ہمارے ہاں گھوہ۱ (دیکھو عرف الجادی ص ۲۴۴) حلال ہے اسے پکا سکتے ہیں دریا کے سب جانور مردہ ہوں یا زندہ۲ (دیکھو عرف الجادی ص ۲۴۷) حلال ہیں مینڈک یا کچھوا۳ (اہل حدیث ۲ نومبر ۲۸ء) ان میں سے کسی ایک کو پکا کر براتیوں کے پیش کر سکتے ہو۔ شوق سے تناول فرمائیں اور پھر ہمارے مذہب میں خشکی کے تمام جانور جن میں خون نہیں حلال ہیں۴ (دیکھو بدور الاہلہ ص ۳۴۸) ہیں۔ براتیوں کے لیے جو مینڈک یا کچھوا تیار کیا گیا ہے۔ اس میں مکھی مچھر وغیرہ بطور کالی مرچ کے استعمال کیجئے۔ اگر گائے بکرا ہی ذبح کرنا چاہو تو تمہیں خود تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی چوہڑے یا چمار، ہندو، عیسائی کو حکم کر دو۔ وہ ذبح کر دے۔ ہمارے ہاں ذبیحہ۵ (دیکھو دلیل الطالب) کافر بھی حلال ہے اگر وہ بسم اللہ اکبر نہ پڑھ سکیں تو بن بسم اللہ پڑھے ذبحہ کر دیں تو بھی ہمارے۶ (دلیل الطالب ص ۴۱) ہاں حلال ہے۔ کہو حنیف ہے یا نہیں ہمارا مذہب مجموعہ کمالات۔ یہ فوائد تو چند ایک ہیں ورنہ ہماری کتب دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے مذہب میں کیا کیا ہے،

حنیف:۔ اجازت چاہتا ہوں۔ نماز کا وقت قریب ہے۔

عبدالوہاب: ہاں ہاں! شوق سے نماز پڑھنے چاہیے۔ مگر اتنا تو فرماتے جایئے کہ ہمارے مذہب کے متعلق کوئی رائے بھی قائم کی یا کہ نہیں؟

حنیف:۔ جناب کا شکر گزار ہوں کہ مجھے آپ نے وہابیت کی ننگی تصویر دکھا دی اور اپنے مذہب کی تعلیم مجھ پر ظاہر فرما دی۔ میرے جسم میں جب تک جان ہے۔ انشاء اللہ میں اس خوفناک ڈراؤنی مضرہ ایمان وہابیت سے کوسوں دور رہوں گا۔ میں سمجھ گیا کہ اگر وہابیت کی طرف ذرا بھی میلان کیا تو دین و دنیا میں مقہور رہوں گا۔ خدا نے چاہا تو اس کی طرف نظر تک نہ کروں گا۔

اللہ اللہ! اس وہابیت نے تو اسلام کی بیخ کنی کر دی۔ صلوٰۃ ہے تو اسے اصلی

حالت پر نہ رہنے دیا۔ زکوٰۃ ہے تو اس کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ صوم و حج ہیں تو ان میں دخل اندازی کی۔ لوگوں کو گندہ اور پلید پانی پلایا۔ بے وضو نمازیں پڑھائیں۔ قیام لیل سے ہٹایا۔ عبادات الٰہی مٹائیں۔ حرام کو حلال، حلال کو حرام کیا۔ نفس کی تقلید میں پڑ کر اسلام کو بدنام کیا۔ گانے گائے، باجے بجوائے۔ لہو و لعب میں پھانسا۔ مردار کھلائے۔ میں نے اس مذہب کے متعلق یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ یہ مذہب بہر حال اجتناب کے لائق ہے۔

فیضان مدینہ پبلیکیشنز کی اہم پیشکش

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت و نورانیت

تالیف: محمد نعیم اللہ خان قادری
بی ایس سی۔ بی ایڈ
ایم اے اردو۔ پنجابی۔ تاریخ

ناشر: فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کاموں کے